نے تھنکر ز فورم ریاض' سعودی عرب کے حوالے سے اسی دل چسپی کی تسکین کی کوشش کی ہے اور پہلی سے تیسری ڈگری تک کے لاجوں میں ہونے والی کارروائی کی مصدقہ و مسلمہ روداد پیش کر دی ہے (یوں ابھی ۳۰ ڈگریاں باقی ہیں!) کتاب کا انتساب مرحوم مصباح الاسلام فاروقی کے نام ہے جن کی دو کتابوں نے ۶۰ کے عشرے میں اس موضوع کو ملک میں متعارف کروایا تھا۔ انتساب میں ان کی موت کو ''طبعی'' لکھ کر غالباً کوئی اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بھی اگر فری میسن نے ساری کی ساری خرید لی تو بازار میں نہیں ملے گی۔ کتاب پڑھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ ۲۰ ویں صدی میں بھی یہ تمام عجیب وغریب اور جاہلانہ رسومات اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ ادا کرتے ہیں (مسلم سجاد)۔

The Crisis of Development Planning in Pakistan

[پاکستان میں ترقیاتی منصوبہ بندی کا بحران] ' سید نواب حیدر نقوی۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز (IPS) اسلام آباد۔ صفحات: ۴۹۔ قیمت: ۱۳۰ روپے

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز گذشتہ ۲۰ سال کے عرصے میں امت مسلمہ کو درپیش معاشی' سیاسی اور تعلیمی اہمیت کے حامل متنوع موضوعات پر بلند پایہ تحقیقی کتب شائع کر چکا ہے۔ زیرنظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ سید نواب حیدر نقوی ہمارے ملک کے نامور معاشی محقق اور صاحب طرز مصنف ہیں جن کے قلم سے ترقیاتی و زرعی معاشیات اور معاشی نظامات کے تقابلی مطالعے کے مختلف پہلوؤں پر گراں قدر کتب اور مقالات منصہ شہود پر آ چکے ہیں۔ اس کتاب میں انھوں نے پاکستان میں' بالخصوص گذشتہ عشرے کے دوران میں' اقتصادی منصوبہ بندی کے لیے اختیار کی گئی حکمت عملی کا معروضی انداز میں جائزہ لیا ہے اور بتایا ہے کہ اس حکمت عملی نے ملکی معیشت کے میلانِ نمو کو نہ صرف بری طرح متاثر کیا ہے بلکہ ملکی معیشت کی اساسات کو مضمحل کر کے اسے گھمبیر بحرانوں سے دوچار کر دیا ہے۔ ان میں شرح افزایش کا بحران' ملکی وسائل کو متحرک کرنے کا بحران' ادایگیوں کے توازن کا بحران' بیرونی قرضوں کا بحران اور آمدنیوں کی تقسیم کا بحران خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مصنف کے نزدیک اس صورت حال کا جلد اور مؤثر انداز میں مداوا نہ کیا گیا تو ملکی معیشت ایک بہت بڑے حادثے سے دوچار ہو سکتی ہے۔ مصنف کی نگاہ میں اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے معاشی ڈھانچے میں بنیادی نوعیت کی تبدیلیاں لائی جائیں۔ اس عمل کی شاہ کلید یہ ہے کہ معیشت کی شرح افزایش کو اس قدر بڑھا دیا جائے کہ کم سے کم وقت میں فی کس آمدنی موجودہ سطح سے دگنی ہو جائے۔

اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ریاست اور منڈی (state and market) دونوں قوتوں کے متوازن ارتباط کو بروے کار لانا چاہیے۔

محترم نقوی صاحب نے ملکی معیشت کو بحرانوں کے گرداب سے نکال کر اصلاح و افزایش کی راہ پر ڈالنے کا جو ماڈل پیش کیا ہے وہ تکنیکی اعتبار سے وزن رکھنے کے باوجود اپنے اندر روایتی قسم کا رنگ ہی لیے ہوئے ہے۔ ہمارے ہاں معاشی اور سیاسی دائروں میں مفاداتی گروہ اس قدر قوی ہو چکے ہیں کہ سرکار اور بازار دونوں ان کے سامنے بے بس ہیں۔ بات یہ نہیں کہ 'ہم غریب ہیں اس لیے کہ ہم غریب ہیں' بلکہ یوں ہے کہ 'ہم غریب ہیں اس لیے ہم کرپٹ (بددیانت) ہیں'۔ اصل مسئلہ اخلاقی بحران کا ہے جب تک اس بحران پر قابو نہیں پایا جاتا کسی بھی معاشی بحران پر قابو پانا ممکن نہیں۔ ادایگیوں کے توازن کے بحران کا حل برآمدات میں اضافے سے وابستہ ہے۔ سرمایہ یعنی بددیانت اہل کار رشوت کی دیواریں کھڑی کر کے اور بازار یعنی برآمد کنندگان ملاوٹ اور گھٹیا معیار کی اشیا سپلائی کر کے منڈیوں سے ملک کو محروم کر دیتے ہیں وغیرہ۔ جب تک اس انسان کے معیار اخلاق و کردار کو بہتر بنانے کے عمل کو اقتصادی منصوبہ بندی کا جزو اعظم نہیں بنایا جاتا، فنی اور تکنیکی اعتبار سے درست ترقیاتی ماڈل ملک کی تقدیر ہرگز نہیں بدل سکتے۔ محض آبادی کی شرح افزایش کو کم کر کے معاشی خوش حالی کے خواب ایک سراب کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اب وقت ہے کہ ماہرین روایتی انداز سے ہٹ کر پاکستان کے اساسی نظریے اور اسلامی اقدار پر مبنی (value-based) ترقیاتی ماڈل تیار کریں جن میں اصل اہمیت انسان یعنی خلیفۃ اللہ کو حاصل ہو۔

اب نجات کی یہی ایک راہ ہے (عبدالحمید ڈار)۔

سخن ہاے گفتنی (جلد اوّل) پروفیسر اکبر رحمانی۔ ناشر: ایجوکیشنل اکادمی، اسلام پورہ، جلگاؤں-۴۲۵۰۰۱ مہاراشٹر۔ صفحات: ۱۲۰۔ قیمت: ۴۰ روپے۔

پروفیسر اکبر رحمانی کئی سال سے تعلیمی مجلّہ ''آموز گار'' شائع کر رہے ہیں۔ زیرنظر کتاب اس کے اداریوں کا انتخاب ہے جو ''بڑے اہم، قابل غور اور فکرانگیز خیالات کے علاوہ تعلیم و تدریس سے متعلق ان کے تجربات کا نچوڑ ہیں'' (مقدمہ از ضیاء الدین اصلاحی)۔ ان اداریوں کا تعلق بھارتی مسلمانوں کی تعلیمی اور ملّی زندگی سے ہے۔ ڈاکٹر اکبر رحمانی معلّم رہے، نقد و تحقیق سے بھی ان کا واسطہ رہا ہے۔ انھوں نے اردو ذریعہ تعلیم، تعلیم کے گوناگوں مسائل و موضوعات (امتحانات میں نقل نویسی، طلبہ میں بے راہ روی کا رجحان، مخلوط تعلیم، پرائمری تعلیم، دینی مدارس کا نصاب، معلّم کا منصب، تاریخ کی درسی کتابیں، اقلیتوں کے تعلیمی حقوق، سرکاری